WWW.NOVELSCLUBB.COM

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

WWW.NOVELSCLUBB.COM

چینجلنگ

از

سید ذیشان حیدر

www.novelsclubb.com

اپنی کہانیوں میں حقیقت کا رنگ بھرنے کے لیئے میں حقیقی واقعات کا سہارا لیتا تھا۔اس لیئے اپنے ارد گرد گہری نظر رکھتا کہ کہیں کوئی انہونی ہو تو اسے اپنے الفاظ میں ڈھال سکوں۔آج اسی سلسلے میں مَیں تھانے آیا ہوا تھا۔جب یہ واقع مجھ تک پہنچا تو شروع میں مَیں بھی دہل گیا تھا۔مجھے یقین نہیں آرہا تھا کہ ایسا بھی ہو سکتا تھا۔تاہم پولیس اور مقامی لوگوں کے مطابق ایسا ہی ہوا تھا۔سو اپنے ایک عزیز کی سفارش کرا کے میں جیل میں مقید اس شخص سے ملنے پہنچ گیا۔سفارش چونکہ تگڑی تھی اس لیئے مجھے ملاقات اور انٹرویو کے لیئے کافی وقت مل گیا۔جب اس شخص کو میرے سامنے لایا گیا تو اس کو دیکھ کر ایک بار پھر مجھے اس واقع پر شک گزرا۔وہ شخص بظاہر کافی معقول اور شریف شکل وصورت کا تھا۔اس کو دیکھ کر کوئی بھی کہہ سکتا تھا کہ یہ شخص ایسا نہیں کر سکتا۔تاہم دنیا ایسی انہونیوں سے بھری پڑی ہے۔

www.novelsclubb.com

وہ میرے سامنے میز کی دوسری طرف بیٹھا تھا۔میں نے اپنے موبائل کا ریکارڈنگ سسٹم آن کر کے اس کے سامنے رکھا۔

"میں عالیان کیانی ہوں۔ چھوٹی موٹی کہانیاں لکھتا رہتا ہوں۔اسی سلسلے میں آپ سے بات کرنے آیا تھا۔"

میں نے اپنا تعارف کروایا۔

"جی میں جانتا ہوں آپ کو۔۔۔چند ایک کہانیاں بھی پڑھی ہیں۔"

اس نے اطمینان کے ساتھ جواب دیا۔

www.novelsclubb.com

"شکریہ جناب۔ کیا آپ مجھے اپنا نام بتانا پسند کریں گے؟"

میں سیدھا اصل مدعا پر آنا چاہتا تھا۔

"بہروز خالد نام ہے میرا۔"

اس نے جواب دیا۔

"کیا جو کچھ آپ کے بارے کہا جارہا ہے وہ سچ ہے؟؟؟"

میں نے پوچھا۔

"جی۔"

اس نے مختصر سا جواب دیا۔ مجھے ایک شدید جھٹکا لگا۔ ایک انسان اس قدر ظالمانہ کام کرنے کے بعد بھی کس طرح اتنا مطمیئن رہ سکتا تھا؟

"آپ کو اور آپ کے اطمینان کو دیکھ کر لگتا تو نہیں کہ آپ نے ایسا کیا ہو۔ کہیں کسی دباو کی وجہ سے تو اپنے سر نہیں لے رہے یہ الزام؟"

www.novelsclubb.com

میں مزید تصدیق چاہتا تھا۔

"کیسا دباو؟؟؟ کوئی دباو نہیں ہے۔ میں نے جو کیا میں اسی بات کا اعتراف کر رہا ہوں۔"

عجیب انسان تھا۔ کس سکون میں تھا۔ میں تھوڑی دیر تذبذب کا شکار ہوا۔

"وجہ بتا سکتے ہیں؟"

میں نے پوچھا۔

"جانے دیں۔"

اس نے کہا۔

"کیوں؟؟؟"

"کیونکہ آپ میرا یقین نہیں کریں گے۔ میری وجہ کو محض ایک بہتان تصور کریں گے باقی لوگوں کی طرح۔"

www.novelsclubb.com

اس کے لہجے میں یقین تھا۔

"میں باقی لوگوں میں سے ہوتا تو یہاں تک نا آتا۔ وجہ جاننے ہی آیا ہوں تاکہ کسی نتیجے پر پہنچ سکوں۔"

میں نے جواب دیا۔

"نہیں آپ کہانی کی تلاش میں آئے ہیں۔ تاہم میں ایک شرط پر ہی آپ کو وجہ بتاوں گا۔"

اس نے کہا۔

"کیسی شرط؟"

"کیونکہ آپ کی تحاریر میں نے پڑھ رکھی ہیں اس لیئے ایک موہوم سی امید ہے کہ آپ میری بات پر یقین کرلیں گے۔ شرط یہ ہے کہ وجہ بیان کرتے وقت آپ درمیان میں بولیں گے نہیں۔"

www.novelsclubb.com

"او۔کے۔۔۔ پھر اس سے پہلے ایک بار دہرا دیں کہ آپ پر الزام کیا ہے؟"

میں نے کہا۔

"الزام نہیں سچ ہے۔میں نے واقعی اپنے آٹھ سالہ بیٹے کا قتل کیا ہے۔اس کی لاش کے ٹکڑے کر کے انہیں آگ لگائی ہے۔"

ایک بار پھر اطمینان۔۔۔یعنی اس شخص نے اپنے سگے بیٹے کا نا صرف قتل کیا بلکہ لاش کے ٹکڑے کر کے جلایا بھی۔اس کے باوجود وہ مطمیئن تھا۔۔۔ایک رائٹر کی نگاہ سے میرے لیئے یہ ایک بہترین کہانی ثابت ہو سکتی تھی۔

"کیوں کیا ایسا؟؟؟"

اب میں وجہ کی جانب آیا۔وہ شخص تھوڑی دیر خاموش رہا۔پھر ایک لمبی آہ بھر کے شروع ہوا:

www.novelsclubb.com

"آج سے لگ بھگ آٹھ سال پہلے میرا گھرانہ خوشیوں میں نہا گیا جب میرا بیٹا مہروز پیدا ہوا۔وہ ہماری شادی کے پانچ سال بعد پیدا ہوا تھا۔اس لیئے پورا خاندان خوشی

سے سرشار تھا۔ ہم میاں بیوی، میرے والدین اور بہن بھائی سبھی اس پر اپنی جان نچھاور کرتے تھے۔ بہت خوبصورت تھا۔ بالکل اپنی ماں پر گیا تھا۔ وقت گزرتا گیا۔ وہ بالکل نارمل بچوں کی طرح تھا۔ شیطانیاں، کھیلنا کودنا، لاڈلا ہونے کی وجہ سے ضد کرنا وغیرہ سب باتیں عام سی تھیں۔۔۔ سکول جانے لگا تھا۔ پھر اچانک سب کچھ بدل گیا۔ وہ خاموش رہنے لگا۔ تنہائی پسند بننے لگا۔ آدھی آدھی رات تک اس کے کمرے سے سرگوشیوں کی آوازیں آنے لگیں۔ ضد خطرناک حد تک بڑھ گئی۔ شروع میں تو ہم نے سمجھا کہ بچہ ہے کسی وجہ دباو کا شکار ہو گا۔ لیکن پھر ایک رات عجیب واقع پیش آیا۔ اس کی ماں اسے کھانے پر بلانے اس کے کمرے میں گئی۔ تھوڑی دیر بعد کمرے سے چیخنے کی آواز آئی۔ میں دوڑ کر اندر گیا تو اپنی بیوی کو سر پکڑے فرش پر بیٹھا پایا۔ اس کے سر سے خون بہہ رہا تھا۔ فرش پر گلاس کے ٹکڑے پڑے تھے۔ بیوی کی مرحم پٹی کروانے کے بعد معلوم ہوا کہ مہروز نے ہی اس کے سر پر گلاس مارا تھا۔ وجہ یہ تھی کہ وہ باہر آنے پر تیار نا تھا۔ جب ماں نے

www.novelsclubb.com

اصرار کیا تو اس نے حملہ کر دیا۔ میں غصے میں تلملاتا ہوا اس کے کمرے میں پہنچا تو وہ بستر پر اوندھا پڑا سو رہا تھا۔ فرش پر خون سے لکھا ہوا تھا۔۔۔۔ "Go away"... میں ایک لمحے کو ڈر گیا۔ صبح ہوتے ہی میں مہروز کو ایک سائکیاٹرسٹ کے پاس لے گیا۔ تاہم وہاں پہنچتے ہی وہ بالکل نارمل بچوں کی طرح لگنے لگا۔ سائکیاٹرسٹ نے محض ذہنی دباو کہہ کر اور چند ادویات دے کر ہمیں رخصت کر دیا۔ جیسے ہی ہسپتال سے باہر نکلے وہ میری جانب دیکھ کر عجب طنزیہ انداز میں مسکرایہ۔۔۔ میں اس لمحے اپنا غصہ پی کر رہ گیا۔"

وہ پانی پینے کے لیئے تھوڑی دیر کو رکا۔ پھر گویا ہوا:

www.novelsclubb.com

"اگلے چند دن کوئی خاص واقع پیش نا آیا۔ ہم سمجھے کہ وہ ادویات کے زیرِ اثر اب معمول پر آنے لگا تھا۔ سو ایک رات تھوڑا چینج لانے کے لیئے میں نے اسے اسکے

دادا دادی کے ہاں بھیج دیا۔رات کے کسی پہر مجھے ماں کا فون آیا۔وہ خاصی گھبرائی اور سہمی ہوئی تھی۔مجھے فوراً سے پہلے پہنچنے کا کہا۔دل ہی دل آیات کا ورد کرتے، دوڑتے بھاگتے میں وہاں پہنچا۔جیسے ہی گھر کے اندر قدم رکھا میرے بدن میں خوف کی لہر دوڑ گئی۔برآمدے کا فرش خون آلود تھا۔ماں کو آوازیں دیتا میں اِدھر اُدھر بھاگنے لگا۔تبھی کچن سے اس کی نحیف سی آواز آئی۔میں اس طرف کو بھاگا۔جیسے ہی ماں نے دروازہ کھولا، وہ مجھ سے لپٹ کر رو دی۔اسے سنبھالتے میری نظر سامنے فرش پر پڑے ابا جان پر گئی تو میری روح کانپ اٹھی۔۔۔ان کا بازو کندھے سے کٹا ہوا تھا۔خون بے تحاشہ بہہ جانے کی وجہ سے وہ بے ہوش ہو چکے تھے۔میں نے فوری طور پر ایمبولینس کے لیئے کال کی اور ماں کو پانی پلا کر مہروز کے بارے پوچھا تو اس نے بیٹھک کی طرف اشارہ کیا جسے باہر سے کنڈی لگی ہوئی تھی۔ایمبولینس پہنچنے تک ماں نے روتے روتے سارا ماجرہ سنایا۔اس کے مطابق مہروز اور ابا جان باہر باغیچے میں گھوم رہے تھے جب ان کے چیخنے کی آواز

www.novelsclubb.com

آئی۔ماں دوڑ کر وہاں پہنچی تو دیکھا کہ ابا جان خون آلود زمین پر گرے پڑے تھے،ان کا بازو کٹ کر ایک طرف ہو چکا تھا۔مہروز ہاتھ میں کلہاڑا اٹھائے ایک طرف کھڑا چپ چاپ انہیں گھورے جا رہا تھا۔ماں نے کسی طرح مہروز کو بیٹھک میں بند کیا،پھر ابا جان کو سہارا دے کر کچن میں لے گئی۔"

اپنی بات روک کر اس نے ایک نظر مجھے دیکھا۔جیسے اطمینان کر رہا تھا کہ میں انہماک سے اسے سن رہا تھا۔

"ماں رو رو کر کہتی رہی کہ مہروز پر کسی آسیب کا سایہ تھا۔لیکن نجانے کیوں مجھے ایسا کچھ نہیں لگتا تھا۔آسیب کے سائے ایسے نہیں ہوتے۔یہ کچھ اور ہی تھا۔

خیر خون زیادہ بہہ جانے کی وجہ سے ابا جان کی ڈیتھ ہو گئی۔۔۔یہ مہروز کا پہلا قتل تھا۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"مہروز کا پہلا قتل؟؟؟"

میں اب مزید چپ نہیں رہ سکتا تھا۔

"جی پہلا قتل۔۔۔۔"

اس نے میری طرف غور سے دیکھا۔

"ہم نے اصل بات چھپالی۔ اباجی کی ڈیتھ کو ایکسیڈنٹ ظاہر کیا۔ اندر ہی اندر ہم سب شدید دباو کا شکار تھے کہ یہ کیا ہو رہا تھا۔ کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی۔ جو بھی تھا وہ اکلوتا بیٹا تھا۔ بہت سوچ بچار کے بعد میں ایک بار پھر اسے مختلف سائکیاٹرسٹس کے پاس لے گیا۔ مگر کہیں بھی کوئی واضح بات سامنے نا آسکی۔ کوئی ذہنی دباو کہتا، کوئی بائی پولر کہتا تو کوئی سپلٹ کہتا۔ تاہم محتاط رہتے ہوئے ہم نے سب کچھ وقت پر چھوڑ دیا۔ مہروز کی حالت ویسی ہی رہی۔ ہم کوشش کرنے لگے کہ اس کی مرضی کے خلاف کوئی بات نا ہو۔ مگر ہر جگہ ایسا نہیں ہو سکتا تھا۔ ایک دن میں

WWW.NOVELSCLUBB.COM

آفس بیٹھا تھا جب اس کے سکول سے کال آئی۔ مجھے ایمرجینسی میں بلایا گیا تھا۔ میں دوڑتا بھاگتا سکول پہنچا تو معلوم ہوا اس نے سینئیر کلاس کے ایک بچے پر حملہ کیا تھا۔ وہ بچہ اسے تنگ کر رہا تھا، جس کے بعد مہروز نے اپنی پینسل سے اس کی آنکھ پھوڑ دی۔ معاملہ بڑھ سکتا تھا، اس لیئے میں فوری طور پر مہروز کو گھر لے آیا۔ متاثرہ بچے کے والدین سے بھی ملا اور معذرت کی۔ ان لوگوں نے بڑے پن کا مظاہرہ کرتے ہوئے معذرت قبول کر لی تھی۔"

بیشتر اس کے کہ وہ آگے بولتا میں نے تجسس کے ہاتھوں مجبور ہو کر اسے اشارے سے روکا۔

"آپ کو کیا لگتا تھا کہ مہروز اس قدر متشدد کیوں ہو گیا تھا؟"

www.novelsclubb.com

"گھر والے سمجھتے تھے کہ جنات کا سایہ تھا۔مجھے اس بات پر یقین نا تھا۔جنات کے وجود کو تو مانتا تھا البتہ یہ بات طے تھی کہ جنات کسی انسان پر اس طرح اثر انداز نہیں ہو سکتے تھے۔"

"پھر آپ کیا سوچ رہے تھے؟"

"آگے چل کر بتاتا ہوں۔۔۔مہروز کو اس سکول سے نکال کر کچھ روز وقفے کے بعد ایک اور سکول میں داخل کروادیا۔دن گزرنے لگے۔ایک رات پیاس کی وجہ سے میری آنکھ کھلی۔پانی پینے کچن تک گیا۔جیسے ہی لائٹ آن کی سامنے کا منظر دیکھ کر میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔مہروز فرش پر بیٹھا تھا،اس کے ہاتھ خون آلود تھے۔ہمارا چھوٹا سا پالتو کتا مردہ حالت میں اس کے ساتھ ہی پڑا تھا۔اس کے جسم پر چھریوں کے نشان تھے۔میں کسی طرح بہلا پھسلا کر مہروز کے ہاتھ دھلوا کے اسے اس کے کمرے تک چھوڑ آیا اور باہر سے کنڈی لگا دی۔میں نہیں چاہتا تھا کہ اس کی ماں یہ واقع جان لے۔سو سی وقت کتے کے مردہ جسم کو ٹھکانے لگایا اور اچھی طرح

فرش صاف کیا۔اب مجھے کوئی حتمی فیصلہ کرنا تھا۔ان حالات میں ہم سب کی جان خطرے میں تھی۔ سو میں مناسب وقت کے انتظار میں تھا۔ جلد ہی وہ وقت بھی آگیا، جب مہروز نے ایک بار پھر اپنی ماں پر حملہ کیا۔وہ بال بال بچی۔ دوسرے دن ہی سب کو اعتماد میں لینے کے بعد میں مہروز کو ملک کے ایک مشہور مینٹل ہاسپٹل لے گیا۔ جہاں ایک نوجوان مگر مشہور ماہرِ نفسیات سے اپوائنٹمنٹ لے رکھی تھی۔میں نے شروع سے لے کر آخر تک اسے ایک ایک بات بتا دی۔ مکمل کہانی سننے کے بعد اس نے مہروز کا تفصیلی معائنہ کیا۔اس کے مطابق نفسیاتی طور پر بظاہر تو وہ نارمل تھا۔ مگر جو حالات وہ سن چکا تھا اس کے بعد اس نے مہروز کو ایک ہفتے کے لیئے ایڈمٹ کرانے کا کہا۔ میں خود یہی چاہتا تھا، سو کاغذی کارروائی مکمل کرنے کے بعد میں مہروز کو وہیں چھوڑ گھر واپس آگیا۔ سوچا ہر دوسرے دن چکر لگا آوں گا۔"

www.novelsclubb.com

اس نے ایک بار پھر پانی کا گلاس اٹھایا اور غٹا غٹ گلاس خالی کر دیا۔ پھر تھوڑی دیر اِدھر اُدھر گھور کے دیکھا اور دوبارہ گویا ہوا:

"اس رات کچھ ایسا ہوا جس کے بعد مجھے یقین ہو گیا کہ مہروز کے ساتھ نفسیاتی مسلہ نہیں کوئی اور بات تھی۔ شام کو گھر پہنچتے ہی کھانا وغیرہ کھا کر میں جلد ہی سو گیا۔ آدھی رات کا وقت تھا جب میری بیوی نے بوکھلائے انداز میں مجھے جگایا۔ وہ کافی خوفزدہ تھی۔ اپنے ہونٹوں پر انگلی رکھ کے مجھے خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔ پھر دبے قدموں کمرے کے باہر کی طرف چلی۔ میں حیران پریشان اس کے پیچھے چل دیا۔۔۔ اس رات جو منظر میری آنکھوں نے دیکھا وہ ہر حوالے سے ناقابلِ یقین تھا۔ مہروز جسے میں میلوں دور ہسپتال میں داخل کروا آیا تھا، ٹی۔ وی لاونج میں بیٹھا ٹی۔ وی دیکھ رہا تھا۔ میں تھوڑی دیر صدمے کی حالت میں چلا گیا۔ پھر بیوی کو اشارہ کیا کہ وہ چپ چاپ کمرے میں چلی آئے۔ باقی رات ہم دونوں نے جاگ کے گزاری۔ صبح ہوتے ہی میں نے ہسپتال فون کیا، مگر فون

WWW.NOVELSCLUBB.COM

مسلسل بزی جارہا تھا۔ سو مجبوراً میں خود اس طرف روانہ ہو گیا۔ ہسپتال پہنچا تو وہاں افراتفری کا عالم تھا۔ پولیس موجود تھی، عملہ سارا باہر آیا ہوا تھا۔ میں نے ساتھ کھڑے ایک شخص سے وجہ پوچھی تو اس نے بتایا کہ رات ہسپتال کے دو گارڈز کو بے رحمی سے قتل کر دیا گیا۔ ان کے گلے کٹے ہوئے ملے۔ میرے ہوش اڑ گئے۔ تبھی کسی نے پیچھے سے میرے کندھے پر ہاتھ رکھا۔ وہ وہیں نوجوان ڈاکٹر تھا۔ اس نے مجھے اپنے ساتھ چلنے کا کہا۔ ہم ہسپتال سے منسلک ایک ہوٹل میں آ گئے۔ ایک کونے میں بیٹھنے کے بعد ڈاکٹر نے فوراً مجھے کہا کہ جو جو وہ پوچھے گا میں سوچ سمجھ کر اس کا جواب دوں۔ میں نے اثبات میں سر ہلایا تو اس نے پوچھا:

"مہروز آپ کا اپنا بیٹا ہے یا ایڈاپٹڈ ہے؟"

www.novelsclubb.com

"میرا اپنا ہی بیٹا ہے۔"

"کبھی۔۔۔ایسا ہوا کہ وہ گم ہوا ہو؟؟ یا ایسا کوئی واقع ہوا ہو؟؟؟"

"نہیں کچھ خاص تو مجھے یاد نہیں آرہا۔"

"تو یاد کریں یا اپنے گھر والوں سے پوچھیں۔ یہ انتہائی ضروری ہے۔"

میں نے اسی وقت اپنی بیوی کو کال کی۔ پھر ماں کو فون کیا۔

"ہاں ایسا ہوا تھا۔ماں جی بتا رہی تھیں کہ ڈیڑھ ایک سال پہلے وہ چند گھنٹوں کے لیئے غائب تو ہوا تھا مگر پھر گھر کے پچھلے حصے سے ملا۔"

"مطلب میرا شک صحیح تھا۔۔۔اب جو بات میں آپ کو بتانے جا رہا ہوں اسے صبر و تحمل سے سنیں۔"

میں نے چونک کر ڈاکٹر کو دیکھا۔ پھر بولا:

www.novelsclubb.com

"جی فرمایئے؟"

"وہ مہروز جو غائب ہوا تھا، آپ کا بیٹا تھا۔ لیکن یہ مہروز جو واپس مل گیا تھا آپ کا بیٹا نہیں ہے۔"

ڈاکٹر کی بات پر مجھے ایک شدید جھٹکا لگا۔

"کیا مطلب؟؟؟؟آپ کہنا کیا چاہتے ہیں؟؟؟"

"بہروز صاحب حقیقت یہ ہے کہ آپ کا اپنا بیٹا اسی دن غائب ہو گیا تھا۔اس دن سے آج تک جو آپ کے ساتھ رہ رہا ہے وہ Changeling ہے۔دوسرے لفظوں میں آپ اسے گھس بیٹھیا یا بہروپ کہہ سکتے ہیں۔آپ کو شاید میری بات کا یقین نا آئے، لیکن کل جب آپ اسے میرے پاس لے کر آئے تھے،تب اس کا معائنہ کرنے اور تمام ماجرہ سننے کے بعد ہی مجھے شک ہو گیا تھا۔اور آج صبح جب مجھے گارڈز کے قتل کی خبر ملی تب میرا شک یقین میں بدلا۔آپ خود ایمانداری سے بتائیں کیا آپ کا آٹھ سالہ بیٹا دو ہٹے کٹے گارڈز کے گلے کاٹ سکتا تھا؟؟؟؟"

میں نے مایوسی کے عالم میں نفی میں گردن ہلائی۔

"تتت۔۔تو۔۔۔یہ Changeling کیا۔۔۔ہے؟؟؟"

میں نے پوچھا۔

"اس کے بارے میں مختلف ممالک میں مختلف روایات ملتی ہیں۔ یہ ایک طرح کی غیر انسانی مخلوق ہے۔ خیال رہے کہ جنات نہیں ہیں۔ یہ کچھ اور ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ مخلوق بعض اوقات کسی بچے کو غائب کر کے اس کا روپ دھار کر انسانوں کے درمیان رہنے لگ جاتی ہے۔ ان کی اپنی کوئی خاص شناخت نہیں ہے۔ بس جو انسانی روپ دھار لیں اسی میں رہتی ہیں۔ انتہائی اذیت پسند اور ضدی مخلوق ہوتی ہے۔ ایک بار جس انسان سے خار کھا لے پھر جب تک اسے شدید اذیت نا پہنچائے تب تک چین سے نہیں بیٹھتی۔"

ڈاکٹر کی باتوں نے مجھے اندر تک دہلا دیا تھا۔

"تت۔۔تو۔۔۔اس سے۔۔۔چھٹکارا۔۔۔کیسے پائیں؟؟؟"

میرا سوال سن کر ڈاکٹر تھوڑی دیر چپ رہا پھر ایک گہری سانس لیتے ہوئے گویا ہوا:

"نہیں پا سکتے !!!! وہ اب آپ اور آپ کے خاندان سے منسلک ہو چکی ہے۔۔۔۔۔ مجھے یہ بات کہنی تو نہیں چاہیئے لیکن یوں سمجھیں کہ آپ کو وارن کرنے کے لیئے کہہ رہا ہوں۔۔۔ اب جب تک آپ کے خاندان کا آخری انسان زندہ ہے تب تک یہ آپ کے پیچھے ہے۔۔۔۔۔"

تبھی میرا فون بج اٹھا۔۔۔ گھر سے کال تھی۔۔۔۔ میں دھڑکتے دل سے فون اٹھایا۔۔۔!!!"

وہ تھوڑی دیر کے لیئے خاموش ہو گیا۔ میرا تجسس بڑھنے لگا۔ اس نے ایک گہری نظر مجھ پر ڈالی۔ پھر اپنی کہانی شروع کی:

www.novelsclubb.com

"فون پر میری بیوی تھی۔ وہ بری طرح رو رہی تھی۔ بڑی مشکلوں سے اس نے فوراً مجھے گھر آنے کا کہا۔ میں نے فون کاٹتے ہی پریشان نظروں سے ڈاکٹر کی طرف

دیکھا۔اس نے معاملے کی سنگینی سمجھتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا۔میں فوراً باہر کی جانب بڑھا۔ تبھی ڈاکٹر نے مجھے آواز دی۔میں نے رک کر بے چینی سے اس کی طرف دیکھا۔وہ بولا:

"ایک طریقہ ہے البتہ اس سے جان چھڑوانے کا۔۔۔۔"

اس نے وقت اور الفاظ کا خیال رکھتے ہوئے مجھے وہ طریقہ بتایا۔تاہم میں کسی بھی صورت اس پر عمل نہیں کر سکتا تھا۔سو وہاں سے نکل آیا۔

جیسے گھر کی دہلیز پر قدم رکھا ایک خوفناک احساس نے جکڑ لیا۔اپنی بوکھلاہٹ پر قابو پاتے ہوئے میں گھر کے اندر داخل ہوا اور اپنی بیوی کو آوازیں دینے لگا۔گھر ایک بھیانک قسم کے سناٹے کا شکار تھا۔اس بات نے مجھے مزید خوف میں مبتلا کر دیا۔میں گھر کے اندر بیوی کو آوازیں دیتا اِدھر اُدھر بھاگنے لگا۔ تبھی میرے کانوں میں ایک شور کی سی آواز پڑی۔اندازہ لگاتے ہوئے میں اس آواز کی جانب

بڑھا۔وہ آواز سٹور کی طرف سے آرہی تھی۔میں دوڑ کر وہاں پہنچا۔سٹور کا دروازہ باہر سے بند تھا۔میں تذبذب کا شکار ہو گیا۔۔۔۔مجھے کنفرم نہیں ہو رہا تھا کہ آیا سٹور میں میری بیوی تھی یا پھر وہ مخلوق؟؟؟؟؟کچھ دیر سوچنے کے بعد میں نے دروازہ کھولنے کا فیصلہ کیا۔۔۔۔مگر۔۔۔۔جیسے ہی وہ دروازہ کھولا۔۔۔۔!!!"

اس کی خالی خالی آنکھیں نم ہونے لگیں۔آواز بھی لڑکھڑانے لگی۔شاید وہ کچھ دیر چپ رہ کر اس منظر کو جذب کرنا چاہتا تھا،جو وہ آگے بتانے والا تھا۔میں نے اپنی طرف پڑی پانی کی بوتل سے اس کے گلاس میں پانی بھرا۔چند گھونٹ پانی پینے کے بعد اس نے ایک گہری سانس لی اور پھر دھیمی آواز میں بولا:

"جیسے ہی دروازہ کھولا۔۔۔۔میں نے دیکھا کہ میری بیوی کا سر تن سے جدا ہو کر زمین پر آرہا!!!!

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ مخلوق۔۔۔انتہائی ظالم، شاطر اور چلاک تھی۔مجھے کافی دیر بعد سمجھ آیا کہ ہوا کیا تھا!!!اس نے سیسے کی ایک باریک مگر انتہائی تیز دھار تار میری بیوی کی گردن پر لپیٹی اور دوسرا سرا دروازے کے ساتھ اس طرح باندھا کہ جیسے ہی دروازہ کھلے اس تار میں ایک جھٹکے کے ساتھ تناو آجائے۔میری بیوی کے ہاتھ بندھے ہوئے اور ہونٹ۔۔۔سلے ہوئے تھے۔۔۔سو وہ بول بھی نا سکی۔میرے دروازہ کھولتے ہی وہ تیز دھار تار اس کی گردن کے اندر تک اس طرح پیوست ہوئی کہ۔۔۔۔گردن ہی اڑ گئی!!!!"

اس کی بات سنتے ہی میرے پورے جسم میں خوف کی ایک لہر دوڑ گئی۔۔۔وہ منظر جیسے میری آنکھوں کے سامنے فلم کی طرح چلنے لگا۔

www.novelsclubb.com

"اب میرا سب کچھ ختم ہو چکا تھا۔۔۔تبھی مجھے اس مخلوق کا خیال آیا۔۔۔وہ کہاں تھی؟؟؟؟اور میری ماں؟؟؟؟کہیں۔۔۔؟؟؟؟یہ خیال آتے ہی میں وہاں سے الٹے پاوں باہر کی جانب بھاگا۔ماں کا گھر کچھ ہی فاصلے پر تھا۔راستے میں ایک بار کال

کرنے کی کوشش کی۔ مگر ماں نے رسیونا کی !!!! میرے خدشات مزید بڑھنے لگے۔ماں کے گھر پہنچتے ہی میں دیوانوں کی طرح اسے آوازیں دینے لگا۔۔۔ تبھی مجھے کچن سے کچھ عجیب سی آوازیں آئیں۔ جیسے ہی میں کچن کی طرف بڑے ایک ناخوشگوار قسم کی بو میرے نتھنوں سے ٹکرائی۔۔۔۔ کاش میں نے وہ منظر نا دیکھا ہوتا!!!! کاش میں اس دن ہسپتال نا گیا ہوتا!!!"

اب اس کی آنکھوں سے باقاعدہ آنسو جاری تھے۔میں نے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا اور ہلکا سا دبا دیا۔ وہ اپنی کرسی سے اٹھ کر دیوار کی جانب بڑھا۔ تھوڑی دیر خاموش رہنے کے بعد اس نے گردن گھمائی اور پوچھا:

"سگریٹ ہو گی آپ کے پاس؟"

www.novelsclubb.com

میں نے فوراً اپنی جیب سے پیک نکالا اور دو سگریٹ نکالے۔ ایک سلگا کر اس کی جانب بڑھایا اور ایک اپنے لیئے رکھی۔ سگریٹ کا دھواں فضاء میں اڑاتے ہوئے اس نے پوچھا:

"آپ کے لیئے دنیا میں سب سے عزیز ہستی کون ہے؟"

"میرے والدین۔۔۔۔"

میں نے جواب دیا۔

"میرے لیئے بھی۔۔۔۔ خیر۔۔۔۔ میں جیسے ہی کچن میں پہنچا۔۔ فرش پر جا بجا خون تھا۔۔۔ بیسن پر نظر پڑی تو وہاں سے خون کے قطرے ٹپک رہے تھے۔۔۔ میں کانپتا ہوا بیسن کی جانب بڑھا تو۔۔۔۔ اس میں۔۔۔ کٹے ہوئے ہاتھ پڑے تھے۔۔۔۔ میری ماں کے!!!! میرے منہ سے ایک زوردار چیخ

www.novelsclubb.com

نکلی۔۔۔۔۔شاید میں وہ مناظر صحیح طرح سے بیان نا کر پاوں۔۔۔بس اتنا جان لیں کہ۔۔۔جس طرف بھی نظر پڑتی۔۔۔۔۔"

وہ پھر چپ ہو گیا۔۔۔۔میں اس کی بات سمجھ چکا تھا۔۔۔وہ واقعی سچا تھا۔۔۔۔اور میں شاید دنیا کا وہ آخری انسان تھا جو اس کی ایک ایک بات پر یقین کر سکتا تھا۔۔۔اس کا لہجہ،بیان کیئے گئے واقعات۔۔۔کوئی بھی انسان اتنا سب کچھ اپنی طرف سے نہیں بنا سکتا تھا۔

"پھر۔۔۔۔؟؟؟"

میں نے پوچھا۔

"پھر۔۔۔میں ادھر ہی بیٹھ گیا۔۔۔روتا رہا۔۔۔بہت دیر تک روتا رہا۔۔۔۔ بالآخر جب دل کا بوجھ ہلکا ہوا تو میرے اندر انتقام کی آگ بھڑکنے لگی۔میں اس مخلوق کو تلاش کرتا رہا۔مگر وہ غائب تھی۔۔۔۔سو میں نے چپ چاپ۔۔۔اپنی ماں اور پھر

www.novelsclubb.com

بیوی۔۔۔انہیں سمیٹا۔۔۔انتہائی رازدرانہ اندازان کا کفن دفن کیا گیا۔۔۔یہ سب کچھ انتہائی خاموشی سے کیا۔۔۔دن گزرنے لگے۔۔۔وہ مخلوق غائب رہی۔۔۔انتقام کی خواہش مجھے پل پل بے چین کرنے لگی۔۔۔ڈاکٹر کے مطابق وہ مخلوق ہمارے پیچھے ہی رہنی تھی۔۔۔سو اسی امید کے تحت میں اس کی واپسی کا انتظار کرنے لگا۔پھر ایک رات۔۔۔وہ واپس آئی۔۔۔میں اپنے کمرے میں لیٹا ہوا تھا۔رات کے کوئی دو بجے تھے۔اچانک ٹی۔وی چلنے کی آواز آئی۔میں فوراً محتاط ہو گیا۔احتیاطاً دراز میں پڑا اپنا پسٹل اٹھایا اور دبے قدموں ٹی۔وی لاونج کی جانب بڑھا۔ٹی۔وی تو چل رہی تھی مگر وہاں کوئی نا تھا۔میں نے پورے لاونج میں نظر دوڑائی کوئی نظر نا آیا۔تبھی میری نظر چھت کے کونے پر پڑی۔۔۔مہروز تھا۔۔۔وہ چھت کے کونے پر انتہائی عجیب انداز میں بیٹھا مجھے گھور رہا تھا۔میں نے بغیر وقت ضائع کیئے پسٹل کا رخ اس کی طرف کیا اور دو تین فائر کر دیئے۔مگر تب تک وہ مخلوق وہاں سے چھلانگ لگا کر میرے سامنے پہنچ چکی تھی۔میں بوکھلا کر چند

www.novelsclubb.com

قدم پیچھے کی جانب ہٹا۔وہ بھی آگے کی طرف بڑھی۔ تبھی اس نے مجھے دھکا دیا۔۔۔وہ انتہائی طاقتور تھی۔۔۔میں ایک بار فضاء میں اچھل کر دور جا گرا۔وہ تیزی سے دوڑتی ہوئی میری جانب بڑھی۔میں نے اِدھر اُدھر ہاتھ گھمایا۔میرے ہاتھ انگیٹھی کے ساتھ پڑے لوہے کا ایک راڈ لگ گیا۔میرے نزدیک پہنچ کر جیسے ہی اس نے مجھ پر چھلانگ لگائی میں نے وہ راڈ سامنے کر دیا۔۔۔راڈ سیدھا اس کی گردن میں پیوست ہو گیا۔۔۔لوہے کا وہ راڈ۔۔۔چند انچ تک اس کی گردن میں دھنس گیا۔انتہائی خوفناک آوازیں نکالتے ہوئے وہ مخلوق ایک طرف کو لڑھک گئی۔میں فوراً اپنی جگہ سے اٹھا اور باہر باغیچے کی جانب بھاگا۔وہاں پڑا بیلچہ اٹھا کر میں واپس پلٹا۔مگر تب تک وہ مخلوق بھی کھڑی ہو چکی تھی۔اس کی گردن سے خون بہہ رہا تھا اور لوہے کا خون آلود راڈ اس کے ہاتھ میں تھا۔وہ انتہائی غضبناک انداز میں میری طرف دیکھ رہی تھی۔۔۔میں بیلچے پر اپنی گرفت مضبوط کرتے ہوئے چند قدم آگے کی جانب بڑھا۔مجھے آگے بڑھتا دیکھ وہ میری جانب

www.novelsclubb.com

دوڑی۔اس سے پہلے کہ میرے نزدیک پہنچتی،میں نے اپنی بھرپور طاقت کا مظاہرہ کرتے ہوئے بیلچہ اس کی جانب اچھالا جو سیدھا اس کے منہ پر جا لگا۔وہ فرش پر جا گری۔وقت ضائع کیئے بغیر میں نے دوڑ کر بیلچہ اٹھایا اور اس کے سر پر وار کرنے شروع کر دیئے۔پورا گھر اس کی خوفناک چیخوں سے گونج اٹھا۔میں تب تک وار کرتا رہا جب تک میرے مسلز جواب نادے گئے۔اس کا سر پچک چکا تھا۔۔۔وہ مخلوق مردہ حالت میں میرے سامنے پڑی تھی۔۔۔مگر ابھی ایک کام باقی تھا۔۔۔"

میں اس شخص کی ہمت اور اس کے حوصلے کا قائل ہو چکا تھا۔یہ سب اگر میرے ساتھ ہوتا تو شاید اب تک میں پاگل ہو چکا ہوتا۔

www.novelsclubb.com

"میں اس کے مردہ جسم کو گھسیٹتے ہوئے کچن میں پہنچا۔اس فرش پر رکھ کر میں نے الماری سے وہ نیا اور تیز دھار ٹوکہ نکالا جو اس لمحے کے لیئے ہی خریدا تھا۔اس وقت میرے اندر کا انسان مر چکا تھا۔۔۔میں آرام سے فرش پر بیٹھا اور اس کے

جسم پر تب تک ٹوکہ چلاتا رہا جب تک وہ گوشت کے لوتھڑوں میں تقسیم نا ہو گیا۔۔۔۔۔۔۔!!!"

کہانی ختم ہو چکی تھی۔۔۔میں صدمے کی سی کفیت میں بیٹھا اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔ تبھی بیل بجی۔۔۔ملاقات کا وقت ختم ہو چک تھا۔وہ اپنی بات مکمل کر چکا تھا جبکہ میرے پاس بولنے کو کچھ نا تھا سو میں چپ چاپ اٹھا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔۔۔!!!

جیسے باہر آیا ڈیوٹی پر کھڑا ایک سپاہی آواز لگاتے ہوئے میری جانب دوڑا:

"آپ کو صاحب بلا رہے ہیں۔"

میں آفس میں پہنچا تو وہاں بیٹھا نوجوان انسپیکٹر فوراً اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

"میرے ساتھ آئیں۔۔۔آپ کو کچھ دیکھانا ہے۔"

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

ہم دونوں پولیس وین میں بیٹھے جو کہ مردہ خانے کی طرح روانہ ہو گئی۔وہاں پہنچ کر وہ انسپیکٹر مجھے ایک کمرے میں لے گیا جو کافی ٹھنڈا تھا۔اندر لاشیں رکھی ہوئی تھیں۔ایک لاش کے قریب جاکر وہ کھڑا ہو گیا۔لاش کے جسم پر سفید کپڑا اڈالا ہوا تھا۔جیسے ہی اس نے وہ لاش کے منہ سے کپڑا سرکایا، میرے ہوش اڑ گئے۔۔۔۔وہ لاش بہروز کی تھی۔۔۔۔مہروز کا والد۔۔۔۔جس سے میں ابھی پوری کہانی سن کر آیا تھا۔

"یہ لاش یہاں کل رات پہنچائی گئی ہے!!!"

انسپیکٹر نے میری جانب دیکھتے ہوئے کہا!!!!

بہروز کی لاش دیکھ کر میرے اوسان خطا ہو چکے تھے۔میں نے پھٹی پھٹی نظروں سے انسپکٹر کو دیکھا۔وہ خامشی سے کھڑا مجھے دیکھتا رہا۔

"تھ۔۔۔تھانے کال کر کے پوچھیں۔۔۔وہ کہاں ہے؟؟؟"

میں نے کہا۔ تبھی انسپکٹر کا فون بج اٹھا۔ فون سننے کے بعد اس نے پریشان نگاہوں سے مجھے دیکھا۔ میں سمجھ گیا کہ وہ کیا کہنا چاہتا تھا۔

"وہ غائب ہے!!!"

ہم دونوں تھوڑی دیر ادھر ہی رکے رہے۔ پھر مردہ خانے سے باہر آ گئے۔۔۔۔ میں مکمل کہانی سمجھ چکا تھا۔

"کیانی صاحب۔۔۔۔ میری زندگی میں کبھی ایسا کیس نہیں آیا۔۔۔ کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ ہو کیا رہا ہے؟؟؟"

انسپکٹر نے پوچھا۔ میں تھوڑی دیر خاموش رہا پھر اسے پوری کہانی سنادی۔

www.novelsclubb.com

"مگر بہروز۔۔۔ یعنی مہروز کا باپ۔۔۔ وہ تو مر چکا ہے۔۔۔ اس کی لاش تو ابھی دیکھ کر آ رہے ہیں۔۔۔ پھر وہ کون تھا؟؟؟؟ جو جیل میں تھا۔ بہروز کا ہمشکل؟؟؟؟ اس کا سایہ؟؟؟ اس کی روح؟؟؟؟"

انسپکٹر نے پوچھا۔

"وہ چینجلنگ تھا!!!!!"

میں نے جواب دیا۔

"مگر اسے تو بہروز مار چکا تھا؟؟؟"

"بہروز نے جسے مارا تھا وہ چینجلنگ نہیں اس کا اپنا ہی بیٹا تھا!!!"

انسپکٹر نے چونک کر مجھے دیکھا۔

"مگر اس کا بیٹا تو غائب ہو چکا تھا؟؟؟اس کی جگہ ہی تو چینجلنگ نے لی تھی!!!"

"ہاں وہ غائب ہوا تھا۔۔۔اس دنیا کے لیئے۔۔۔چینجلنگ کے لیئے نہیں۔۔۔اس سارے عرصہ میں مہروز چینجلنگ کے پاس ہی رہا!!!لیکن کسی اور ڈائی مینشن۔۔۔یعنی دنیا میں۔جب بہروز بیلچہ لے کر اندر آیا۔۔۔جب مہروز نے اس پر حملہ کرنے کی کوشش کی۔۔۔تب تک اس کے سامنے چینجلنگ ہی تھا۔مگر جیسے

www.novelsclubb.com

ہی اس کے سر پر بیلچہ لگا۔۔۔چینجلنگ نے اپنی ڈائی مینشن بدل لی۔اس نے اسی لمحے اپنی جگہ مہروز یعنی اس کے بیٹے کو دے دی!!! بہروز چونکہ اس وقت اپنے حواس میں نا تھا!!!! یایوں کہہ لیں کہ وہ اسے چینجلنگ ہی سمجھ رہا تھا۔۔۔اس لیئے اس نے اپنا حملہ جاری رکھا۔۔۔اور چینجلنگ اپنی ڈائی مینشن میں کھڑی یہ سب دیکھتی رہی۔جب بہروز اپنے بیٹے کو مار چکا۔۔۔اس کے ٹکڑے بھی کر چکا۔۔۔تب وہ پہلی بار شاید اپنے حقیقی روپ میں اپنی ہی ڈائی مینشن سے باہر نکلی۔۔۔بہروز کی جگہ لینے۔۔۔مگر اسے مار کر۔۔۔سو بہروز کو مارنے کے بعد اس نے اس کی صورت اپنا لی!!!"

انسپکٹر حیرت زدہ ساری کہانی سنتا رہا۔پھر بولا:

www.novelsclubb.com

"لیکن بہروز کو مارا کیوں اس نے؟؟؟وہ اسے غائب کر کے اس کی جگہ لے سکتی تھی۔۔۔پھر مارنے کی وجہ؟؟؟"

میں نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ انسپکٹر کو دیکھا۔

"ڈاکٹر نے کہا تھا۔۔۔۔یہ تب تک چین سے نا بیٹھے گی جب تک اس خاندان کا آخری فرد نا مار ڈالے۔"

انسپکٹر ساری کہانی سمجھ چکا تھا۔ہم دونوں تھوڑی دیر خاموش رہے پھر اچانک اس نے میری جانب دیکھا اور مشکوک انداز میں بولا:

"مطلب وہ چینجلنگ ابھی بھی ادھر ہی ہے۔۔۔زندہ ہے۔۔۔یعنی وہ کسی اور کو شکار بنا سکتی ہے!!!!کیانی صاحب۔۔۔اگلا شکار کون۔۔۔کون ہو سکتا ہے؟؟؟"

"شاید۔۔۔۔میں۔۔۔عالیان کیانی۔۔۔اس کا اگلا شکار ہو!!!"

www.novelsclubb.com

میں نے خلا میں گھورتے ہوئے جواب دیا!!!!

ختم شد۔

ذیشان حیدر

www.novelsclubb.com